کرنیں

مدیر کے قلم سے

اللہ اکبر

اللہ سب سے بڑا ہے، بے شک اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے، اللہ کی کبریائی، اللہ کی عظمت، اللہ کی بزرگی و برتری، اللہ کی قدرت اور قوت اس کائنات کی سب سے بڑی سچائی اور مرد مؤمن کے ایمان کا وہ عنصر ہے جو اسے قیصر و کسریٰ، دارا و سکندر، چنگیز و ہلاکو، جمشید و فریدوں اور بش جیسے خاکی پتلوں کے سامنے جھکنے سے بچاتا اور اس کی بارگاہ کا ایک سجدہ ہزار سجدوں سے آدمی کو نجات دلاتا ہے، اس لیے کہ اسے یقین ہے کہ بحر کے پاتال اور بر کے ذرات سے لے کر فضا اور خلا کی بے کراں وسعتوں تک اور فرش سے تا عرش، اس کبریائی و کبریائی کا پھریرا لہرا رہا ہے..... اس کی قدرت کی جھلک غنچے کی چٹک میں بھی ہے اور پھولوں کی مہکمیں بھی، بلبل کی چہک میں بھی ہے اور جگنو کی چمک میں بھی..... وہی ہستی بزم کائنات کی صبح کو نور کا زیور زیب تن کراتی اور شام کو تاریکی کا پردہ اوڑھاتی ہے، وہی خشکی کو تری اور تری کو خشکی کا جامہ پہناتی ہے..... وہ اگر چاہے تو نبی کے گھر کافر اور کافر کے ہاں نبی پیدا کر دے، آذر کے گھر حضرت ابراہیم پیدا کر دے اور فرعون کے گھر حضرت موسیٰ کی پرورش کا انتظام کر دے کہ دل کے تار اسی کے قبضے میں ہیں، وہ جس جانب چاہے موڑ دیں، وہ چاہے تو آگ کو گلزار کر دے اور گلستان کو آتش بار کر دے..... چٹان سے اونٹنی نمودار اور سونے والوں کو ساڑھے تین سو سال کے بعد بیدار کر دے..... ایک مؤمن اچھی طرح جانتا ہے کہ یہ دانے کے سینے پہ شجر رکھ دیا کس نے ..... یہ سنگ کے پہلو میں شرر رکھ دیا کس نے ..... یہ قطرہ نیساں میں گہر رکھ دیا کس نے ..... یہ لوح و قلم ارض و سماوات ہیں کس کے ..... یہ پھیلے ہوئے ہر سمت کمالات ہیں کس کے ..... تا حدِ نظر ثبت نشانات ہیں کس کے ..... یہ لہروں کی زبان پر ہے کس کا وظیفہ ..... یہ سمندر ہے کس کی ہیبت کا صحیفہ ..... یہ انسان ہے کس ذاتِ اقدس کا خلیفہ ..... قل اللّٰہ، نظر کو بھانے اور دل کو لبھانے والے ان مناظر کا خالق اللہ اور صرف اللہ ہے، اس رازِ عیاں کی حقیقت پانے اور سمجھنے کے بعد یہ خاکی انسان دینِ حق کے لیے کفن سر پر باندھ لیتا، جان کی بازی لگا دیتا، خیمے اکھاڑ دیتا، کشتیاں جلا دیتا اور دریاؤں میں گھوڑے دوڑا دیتا ہے..... پھر وہ " فزت و رب الکعبة" (رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا) کی صدا لگا کر موت کا استقبال کرتا ہے..... جب بغداد کی فضا پر آگ کا خیمہ تان دیا گیا، رات بھر شعلے اٹھتے رہے، اخبارات میں اگلے دن خبر چھپی کہ تباہی کا یہ منظر ٹی وی کی سکرین پر کروڑوں انسان دیکھتے رہے اور سمجھے کر جل کر بغداد مٹ چکا لیکن سحر کی پو پھٹتے ہی مسجدوں سے "اللہ اکبر اللہ اکبر" کی صدائیں بلند ہوئیں،..... تب معلوم ہوا، بغداد جاگ رہا ہے، اللہ کی کبریائی کا صدا کار جاگ رہا ہے۔

چاند پر سب سے پہلے قدم رکھنے والا "نیل آرم سٹرانگ" مصر گیا، صبح تڑکے وہ بستر پر ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا، کمرے سے نکل کر پریشانی کے عالم میں لان پہنچا، ہوٹل کے اسٹاف نے پریشان دیکھ کر اس سے وجہ پوچھی، اس نے کہا "میں کہاں ہوں" اور جب اسے بتایا گیا کہ "آپ مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں ہیں" تو کہنے لگا "قاہرہ میں یہ آوازیں کہاں سے آ رہی ہیں؟" اسے کہا گیا کہ قاہرہ کی مسجدوں سے صبح کی اذانیں بلند ہو رہی ہیں، تب اس نے اپنی بدحواسی کی وجہ بتائی کہ میں نے چاند پر اس طرح کی آوازیں سنی تھیں، یہاں دوبارہ سن کر مجھے شک ہوا کہ "میں چاند پر ہوں یا زمین پر"..... خاک سے اٹھ کر گردوں پر گذر رکھنے اور جھوٹے خداؤں کی خدائی پر ضرب لگانے والی "اللہ اکبر" کی یہ ایمانی صدا، مؤمن کو حوصلہ بخشتی، سرمدی جذبوں کو حرارت عطا کرتی، مخالف سمتوں کے سامنے ڈٹ جانے اور انجام سے ظالم کے دوچار ہونے تک اس میں صبر کی قوت پیدا کرتی ہے..... "انا ربکم الأعلى" کا آوازہ لگا کر ظلم و جبر کا ایک تسلسل فرعون نے بھی قائم کر رکھا تھا، وہ ایک خدا کی خدائی ماننے والوں کے جسم میں کیلیں ٹھونکتا اور جب سرکشی کی تمام حدود سے گذر گیا تو پکڑ آ گئی، نیل کی سرکش موجوں نے اپنا کام شروع کیا، تب اس نے "ربِ موسیٰ" پر ایمان لانے کی دھائی دی لیکن وقت گذر چکا اور مہلت ختم ہو چکی تھی..... عصر حاضر کے طاغوت مچھندر نے بھی حدود پھلاند لی ہیں، اس کے ہاتھ معصوم جانوں کے خون سے سرخ اور اس کا دماغ بڑائی و غرور کے خمار سے آلودہ ہے..... دیکھیے تازیانہ عبرت دجلہ و فرات کی بے تاب لہروں کی صورت اختیار کرتا ہے یا کسی اور شکل میں سامنے آتا ہے کہ ۔

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے

حکمراں ہے ایک وہی، باقی بتانِ آزری